سوال نمبر1:......... ہمیں ضابطہ سے آگاہ فرمائیں کہ چہرے کا کس قدر حصہ یا کون کون سے اعضاء (حصہ) نظر آنے پر تصویر کا حکم لگایا جائے گا؟ اور چہرے کے کون کون سے اعضاء مٹانے سے تصویر، حرمت کی حد سے نکل جائے گی۔

سوال نمبر2:......... اگر کسی مکمل چہرے والی تصویر کے ناک، منہ، آنکھوں پر قلم پھیر دیا جائے (جیسا کہ تصویر نمبر ایک میں ہے) یا چہرے کے یہ اعضاء غیر واضح کر دیے جائیں (جیسا کہ تصویر نمبر دو میں ہے) تو کیا یہ تصویر کی ممانعت سے نکل جائے گا (نمونہ ملاحظہ فرمائیں)

تصویر نمبر ایک

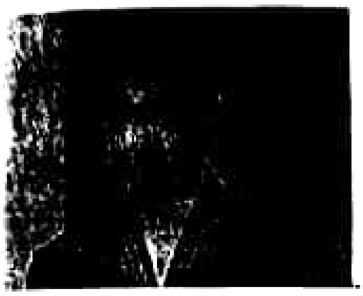

تصویر نمبر دو

سوال نمبر3:......... اگر کسی تصویر کا کچھ حصہ کاٹ دیا جائے۔ مثلاً ناک سے اوپر والا حصہ کاٹ دیا جائے، البتہ منہ، ناک اور کسی درجے میں کان نظر آرہے ہوں، تو کیا حکم ہوگا؟ (نمونہ ملاحظہ فرمائیں)

سوال نمبر4:......... اگر کسی تصویر کا کچھ حصہ کاٹ دیا جائے۔ اور ناک سے اوپر والا حصہ کاٹ دیا جائے اور آنکھیں اور کان نظر نہ آرہے ہوں، البتہ منہ اور ناک نظر آرہے ہوں، تو کیا حکم ہوگا؟ (نمونہ ملاحظہ فرمائیں)

سوال نمبر5:......... اگر کسی تصویر کا منہ سے اوپر والا حصہ کاٹ دیا جائے اور صرف منہ نظر آرہا ہو، تو اس کا کیا حکم ہوگا؟ (نمونہ ملاحظہ فرمائیں)

Scanned by CamScanner

سوال نمبر:6........اگر کسی تصویر کا افقی انداز میں آدھا حصہ کاٹ دیا جائے اور باقی صرف ایک کان، ایک آنکھ، آدھا ناک اور آدھا منہ نظر آ رہا ہو، اور چہرے کا آدھا حصہ نظر نہیں آ رہا ہو تو ایسی تصویر کا کیا حکم ہوگا؟

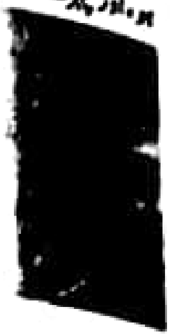

سوال نمبر:7........اگر کسی تصویر کے چہرے کا نیچے والا آدھا حصہ کاٹ دیا جائے۔ مثلاً منہ اور ناک تک کا حصہ کاٹ دیا جائے البتہ آنکھیں، اور کان وغیرہ نظر آئیں (جیسا کہ ذیل کی تصویر میں ہے) تو ایسی تصویر کا کیا حکم ہوگا؟

دار الافتاء

سوال نمبر:8........ہماری پروڈکٹ میں ایک ایسا پیکٹ بھی ہے جس پر مچھلی کی تصویر بنی ہوئی ہے۔ (جس کا نمونہ ساتھ اگلے صفحے پر منسلک ہے) کیا یہ بھی تصویر کے حکم میں آئے گا؟۔ جبکہ اس میں اگرچہ مچھلی کی آنکھ کے ساتھ اس کا منہ اور ناک بھی نظر آ رہا ہے تاہم ناک اور منہ بہت زیادہ واضح نہیں (دیکھئے تصویر نمبر ایک اور دو)۔ کیا یہ ٹھیک ہے یا مزید غیر واضح کر دیا جائے؟؟؟
اور اگر آنکھ مکمل طور پر باقی رہے اور باقی منہ اور ناک کو مدھم کر دیا جائے (جیسا کہ تصویر نمبر تین میں کیا گیا ہے) تو ایسی صورت میں کیا حکم ہوگا؟

Scanned by CamScanner

تصویر نمبر ایک

تصویر نمبر ایک

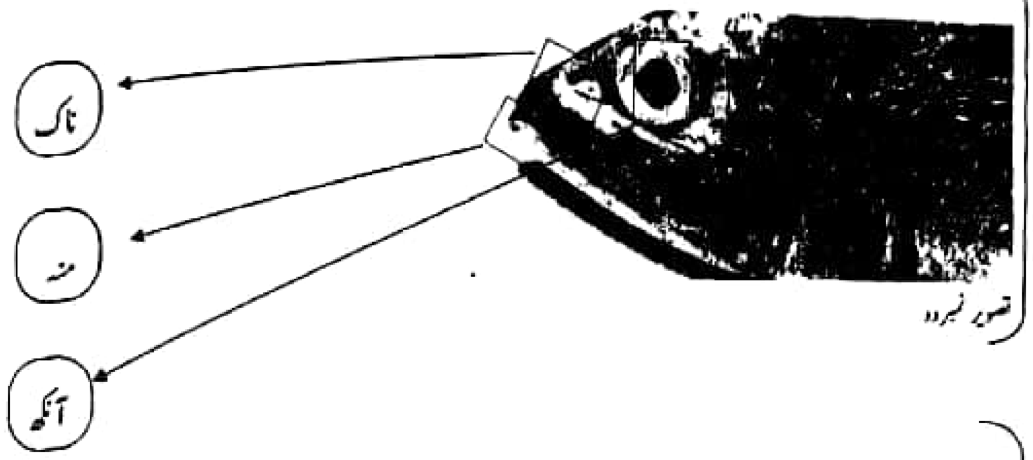

تصویر نمبر دو

تصویر نمبر تین

دارالافتاء

ہر شق کا جواب دے کر ممنون فرمائیں۔ والسلام

جزاکم اللہ تعالیٰ

محمد ہارون

مینوفیکچرنگ انڈسٹریز پرائیویٹ لمیٹڈ

03018246953

(جواب منسلک ہے)

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱)۔۔۔ احادیثِ صحیحہ اور حضراتِ فقہاءِ کرام کی عبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ سر کٹی ہوئی تصویر شرعاً جائز ہے اور احادیث میں ایسی تصویر کو "کہیئۃ الشجر" کے الفاظ سے ذکر کیا گیا ہے، یعنی سر کٹی ہوئی تصویر کی چونکہ جاندار کے ساتھ مشابہت ختم ہو جاتی ہے اس لئے ایسی تصویر، ناجائز تصویر کے حکم میں نہیں ہے، البتہ اگر مکمل سر نہ کاٹا جائے بلکہ آدھا سر کاٹ دیا جائے، یعنی صرف چہرے کے دو اعضاء یا ایک عضو کاٹ دیا جائے تو وہ ناجائز تصویر کے حکم میں ہوگی یا نہیں؟

اس کے متعلق حضراتِ فقہاءِ حنفیہؒ کے کلام میں کوئی صراحت نہیں ملی، البتہ فقہاءِ مالکیہؒ سمیت دیگر فقہاءِ کرام کے کلام میں ایک ضابطہ بیان کیا گیا ہے جس کی تصریح علامہ شامیؒ نے بھی فرمائی ہے اور وہ یہ ہے کہ:

"ایسی ناقص تصویر جس میں ذی روح کے لئے مدارِ حیات اعضاء میں سے کوئی عضو نہ ہو تو وہ ناجائز تصویر کے حکم میں نہیں ہے"

اس ضابطہ کے تحت دیگر فقہاءِ کرام کے نزدیک مسئلہ تصاویر ناجائز تصویر کے حکم میں نہیں ہیں، لیکن حنفیہؒ نے اس قول کو نہیں لیا، کیونکہ متعدد احادیث میں "الصورۃ الرأس" کے الفاظ آئے ہیں، لہٰذا حنفیہؒ کے نزدیک نصفِ اعلیٰ کی تصویر بھی ناجائز تصویر کے حکم میں ہے۔

البتہ اب سوال یہ ہے کہ حنفیہؒ کے نزدیک اس حکم (الصورۃ الرأس) کا اطلاق اس وقت بھی ہوگا جب مکمل سر نہ کاٹا جائے، بلکہ آدھا سر کاٹ دیا جائے؟ یعنی چہرے کے اعضاء میں سے ایک یا دو اعضاء اگر ختم کر دیئے جائیں تو ایسی تصویر، ناجائز تصویر کے حکم میں ہوگی یا نہیں؟

حتی الوسع تلاش کے باوجود حضراتِ فقہاءِ حنفیہؒ کے کلام میں اس کی صراحت نہ مل سکی اور نہ ایسی کوئی نظیر ملی جس کو بنیاد بنا کر ایسی تصویر کے متعلق کوئی ضابطہ مقرر کیا جاسکے، تاہم اتنی بات تو واضح ہے کہ جس تصویر کے سر کا اکثر حصہ کاٹ دیا جائے اور چہرے کے اعضاء میں سے صرف ایک عضو باقی رہ جائے جیسا کہ تصویر نمبر ۵ میں ہے تو ایسی تصویر عدمِ جواز کی حد سے نکل جائے گی، البتہ اگر سر کا نصف حصہ کاٹ دیا جائے اور نصف حصہ باقی ہو جیسا کہ ناک سے اوپر والا حصہ کاٹ دیا جائے تو ایسی تصویر کو یقینی طور پر ناجائز تصویر کہنا تو مشکل ہے، البتہ مشکوک ضرور ہے اس لئے ایسی تصویر کے استعمال سے اجتناب کرنا چاہیے۔

دار الافتاء

Scanned by CamScanner

(۲)۔۔۔ تصویر نمبر ۱ ناجائز تصویر کے حکم میں نہیں ہے، البتہ تصویر نمبر ۲ مشتبہ ہے اس لئے اس کو مزید مدھم کیا جائے اور مزید مدھم کرنے کے بعد ایسی تصویر کو پیکٹ کے اوپر چھاپنے میں شرعاً کوئی مضائقہ نہیں۔

(۳تا۷)۔۔۔ مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق تصویر نمبر ۵ ناجائز تصویر کے حکم میں نہیں ہے، اس لئے اس کو پیکٹ کے اوپر چھاپنے میں بھی شرعاً مضائقہ نہیں البتہ تصویر نمبر ۷، ۶، ۴، ۳ کو ناجائز تصویر کہنا تو مشکل ہے لیکن یہ تصاویر مشکوک و مشتبہ ضرور ہیں، لہٰذا ایسی حالت میں ان کو پیکٹ کے اوپر چھاپنے سے اجتناب کیا جائے۔

(۸)۔۔۔ مچھلی کا منہ اور ناک چونکہ خلقۃً غیر واضح ہیں، اس لئے مچھلی کا صرف منہ اور ناک مزید مدھم کرنے سے تصویر عدم جواز کی حد سے نہیں نکلے گی البتہ اگر ناک اور منہ سمیت آنکھ کو بھی اس طرح مدھم کیا جائے جیسا کہ تصویر نمبر ۲ کے متعلق کہا گیا تو پھر یہ ناجائز تصویر کے حکم میں نہیں ہوگی۔

مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح (٧/ ٢٨٥٥)

أما الأول فلأنه إذا محي الرأس وما به من صورة الوجه المتميز به، فلا شك أنه يصير على هيئة الشجرة وهو أمر مشاهد، .... فإن كانت صغيرة أو ممحوة الرأس لا بأس به،هذا وفي شرح السنة: فيه دليل على أن الصورة إذا غيرت هيئتها بأن قطعت رأسها أو حلت أوصالها حتى لم يبق منها إلا الأثر على شبه الصور فلا بأس به،

فتح الباري لابن حجر (٩/ ٦٧١)

والمراد بالصورة الوجه....عن حنظلة قال سمعت سالما يسأل عن العلم في الصورة فقال كان بن عمر يكره أن تعلم الصورة وبلغنا أن النبي صلى الله عليه وسلم نهى أن تضرب الصورة يعني بالصورة الوجه،

الدر المختار (١/ ٦٤٨)

(أو كانت صغيرة) لا تتبين تفاصيل أعضائها للناظر قائما وهي على الأرض، ذكره الحلبي **(أو مقطوعة الرأس أو الوجه) أو ممحوة عضو لا تعيش بدونه (أو لغير ذي روح لا) يكره لأنها لا تعبد**

حاشية ابن عابدين (رد المحتار) (١/ ٦٤٧)

والتمثال خاص بمثال ذي الروح ويأتي أن غير ذي الروح لا يكره قال القهستاني: **وفيه إشعار بأنه لا تكره صورة الرأس، وفيه خلاف كما في اتخاذها كذا في المحيط،**

Scanned by CamScanner

حاشية ابن عابدين (رد المحتار) (١/ ٦٤٨)

وقيد بالرأس لأنه لا اعتبار بإزالة الحاجبين أو العينين لأنها تعبد بدونها وكذا لا اعتبار بقطع اليدين أو الرجلين بحر. (قوله أو ممحوة عضو الخ) تعميم بعد تخصيص، وهل مثل ذلك ما لو كانت مثقوبة البطن مثلا. والظاهر أنه لو كان الثقب كبيرا يظهر به نقصها فنعم وإلا فلا كما لو كان الثقب لوضع عصا تمسك بها كمثل صور الخيال التي يلعب بها لأنها تبقى معه صورة تامة تأمل

حاشية الصاوي على الشرح الصغير = بلغة السالك لأقرب المسالك (٢/ ٥٠١)

(وَصُوَرِ حَيَوَانٍ) كَامِلَةٍ (لَهَا ظِلٌّ) لَا مَنْقُوشَةٍ بِحَائِطٍ أَوْ وَرَقٍ، إذَا كَانَتْ تَدُومُ كَخَشَبٍ وَطِينٍ، بَلْ (وَإِنْ لَمْ تَدُمْ) كَمَا لَوْ كَانَتْ مِنْ نَحْوِ قِشْرِ بِطِّيخٍ.

وَالْحَاصِلُ أَنَّ تَصَاوِيرَ الْحَيَوَانَاتِ تَحْرُمُ إجْمَاعًا إنْ كَانَتْ كَامِلَةً لَهَا ظِلٌّ مِمَّا يَطُولُ اسْتِمْرَارُهُ، بِخِلَافِ نَاقِصِ عُضْوٍ لَا يَعِيشُ بِهِ لَوْ كَانَ حَيَوَانًا، وَبِخِلَافِ مَا لَا ظِلَّ لَهُ كَنَقْشٍ فِي وَرَقٍ أَوْ جِدَارٍ. وَفِيمَا لَا يَطُولُ اسْتِمْرَارُهُ خِلَافٌ، وَالصَّحِيحُ

منح الجليل شرح مختصر خليل (٣/ ٥٢٩)

وَثَالِثُهَا قَوْلُهُ (وَ) إنْ لَمْ يَحْضُرْ (صُوَرٍ) مُجَسَّدَةٍ لِحَيَوَانٍ عَاقِلٍ أَوْ غَيْرِهِ كَامِلِ الْأَعْضَاءِ الظَّاهِرَةِ الَّتِي لَا يَعِيشُ بِدُونِهَا وَلَهَا ظِلٌّ (عَلَى كَجِدَارٍ) لَا مَنْقُوشَةٍ فِي وَسَطِهِ لِأَنَّهَا لَا ظِلَّ لَهَا كَالنَّقْشِ،

كشاف القناع (٥/ ١٧١)

(أَوْ قُطِعَ مِنْهَا) أَيْ الصُّورَةِ (مَا لَا تَبْقَى الْحَيَاةُ بَعْدَ ذَهَابِهِ فَهُوَ كَقَطْعِ الرَّأْسِ كَصَدْرِهَا أَوْ بَطْنِهَا أَوْ صَوَّرَهَا بِلَا رَأْسٍ أَوْ بِلَا صَدْرٍ أَوْ بِلَا بَطْنٍ , أَوْ جَعَلَ لَهَا رَأْسًا مُنْفَصِلًا عَنْ بَدَنِهَا , أَوْ) صَوَّرَ (رَأْسًا بِلَا بَدَنٍ) فَلَا كَرَاهَةَ لِأَنَّ ذَلِكَ لَمْ يَدْخُلْ فِي النَّهْيِ . (وَإِنْ كَانَ الذَّاهِبُ يَبْقَى الْحَيَوَانُ بَعْدَهُ كَالْعَيْنِ وَالْيَدِ وَالرِّجْلِ) حَرُمَ

المغني (٨/ ٧)

وَإِنْ قَطَعَ مِنْهُ مَا لَا يُبْقِي الْحَيَوَانَ بَعْدَ ذَهَابِهِ , كَصَدْرِهِ أَوْ بَطْنِهِ , أَوْ جُعِلَ لَهُ رَأْسٌ مُنْفَصِلٌ عَنْ بَدَنِهِ , لَمْ يَدْخُلْ تَحْتَ النَّهْيِ , لِأَنَّ الصُّورَةَ لَا تَبْقَى بَعْدَ ذَهَابِهِ , فَهُوَ كَقَطْعِ الرَّأْسِ . وَإِنْ كَانَ الذَّاهِبُ يُبْقِي الْحَيَوَانَ بَعْدَهُ , كَالْعَيْنِ وَالْيَدِ وَالرِّجْلِ , فَهُوَ صُورَةٌ دَاخِلَةٌ تَحْتَ النَّهْيِ . وَكَذَلِكَ إذَا كَانَ فِي ابْتِدَاءِ التَّصْوِيرِ صُورَةُ بَدَنٍ بِلَا رَأْسٍ , أَوْ رَأْسٍ بِلَا بَدَنٍ , أَوْ جُعِلَ لَهُ رَأْسٌ

دار الإفتاء

Scanned by CamScanner

وَسَائِرُ بَدَنِهِ صُورَةُ غَيْرِ حَيَوَانٍ ، لَمْ يَدْخُلْ فِي النَّهْيِ ؛ لِأَنَّ ذٰلِكَ لَيْسَ بِصُورَةِ حَيَوَانٍ ....

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

رحیم اللہ عفا اللہ عنہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۹/رجب/۱۴۳۶ھ

۲۹/اپریل/۲۰۱۵ء

الجواب صحیح

بندہ محمد تقی عثمانی عفی عنہ

۹-۷-۱۴۳۶ھ

مفتی

الجواب صحیح

بندہ عبد الرؤف سکھروی

۱۰-۷-۱۴۳۶ھ

مفتی

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفر اللہ

۱۲-۷-۱۴۳۶ھ

مفتی

الجواب صحیح

محمد عبد المنان عفی عنہ

۱۲-۷-۱۴۳۶

نائب مفتی

الجواب صحیح

شاہ محمد تفضل علی عفی عنہ

۱۲/۷/۱۴۳۶ھ

الجواب صحیح

[illegible]

۱۲/۷/۱۴۳۶ھ

الراقم صحیح

[illegible]

۱۳/۷/۱۴۳۶ھ

الجواب صحیح

محمد یعقوب عفی عنہ

۱۵/۷/۱۴۳۶ھ

دار الافتاء

Scanned by CamScanner